سیکشن (ب)

سوال نمبر (۷۱) جز:

جواب

ایک مرتبہ محلے کے
بزرگ نے راجہ صاحب اور خواجہ
صاحب کو سیر پر جاتے ہوئے روکا
انھوں نے کہا کہ وہ بہت عزت دار
لوگ ہیں اپنی بیویوں سے کہیں
کہ آپس میں نہ جھگڑا کریں اس
سے محلہ بدنام ہوتا ہے۔ اس
پر راجہ صاحب نے کہا کہ یہ
عورتوں کا معاملہ ہے اس میں ہم
دخل دیں گے تو اچھے نہیں لگیں گے
البتہ اگر آپ اپنی اہلیہ کو کہیں
کہ وہ انھیں سمجھا دیں تو
سبحان اللہ ورنہ ساتھ میں
رکھے برتن بھی ٹکرا کر گرج
پڑتے ہیں اور یہ تو پھر جیتی
جاگتی عورتیں ہیں اس پر خواجہ

نے مزید فرمایا کہ جیتی جاگتی اور بولتی چالتی عورتیں ہیں۔ اس پر دونوں راجہ اور خواجہ صاحب ہنس پڑے اور بزرگ بھی اپنی مسکراہٹ کو چھپا نہ سکے اور شرما کر واپس چلے گئے۔

جز (۷):

جواب: ماسٹر الیاس صاحب محسن محلہ میں کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ وہ ایک سیدھے سادے انسان تھے۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ مبالغہ سے کام نہیں لیتے تھے۔ شیخی نہیں بگھارتے تھے۔ شکل و صورت سے بھلے معلوم ہوتے تھے۔ اُن کی زبان میں بہت سی گرامر کی غلطیاں بھی تھیں۔ وہ تکبر نہیں کرتے تھے۔ کسی کے ساتھ بُرا

نہ کرتے تھے۔ وہ تنگدستی سے زندگی
گزارتے تھے۔ چونکہ ان کی شکل و صورت
بھلی نہ تھی تو لوگ ان کی طرف نہ تو
مائل ہوتے اور نہ ہی ان سے دوستی کرتے
جیسا کہ ان کی زبان میں گرامر
کی بہت غلطیاں تھیں اس لیے
سننے والا اکتا جاتا اور زیادہ دیر
بات نہ سنتا۔ محلے کے سب لوگ
ان کی عزت تو کرتے تھے مگر
ان سے دوستی کوئی نہیں کرتا
تھا۔

5

جز (vii):

جواب:
افسانہ "کتبے" سے ہمیں
یہ اخلاق سبق حاصل ہوتا ہے
کہ ہمیں اپنی حیثیت دیکھ
کر اپنی خواہشات پہ رکھنی چاہئیں۔
ہمیں اپنی چادر دیکھ کر اپنے

پاؤں پھیلانے چاہئیں اگر ایسا
نہ کیا تو جب وہ خواہشات ادھوری
رہ جائیں گی تو ہمیں بہت دکھ
اور افسوس ہوگا جسکا ہماری صحت
پر اثر ہوگا۔ جیسا کہ افسانے میں
شریف حسین جونیئر کلرک تھا لیکن
اسکی خواہش تھی کہ وہ ترقی کرکے
سپرنٹنڈنٹ بن جائے اسکی تنخواہ زیادہ
ہوں اور وہ اپنا ایک بڑا سامان
خرید لے۔ اسکی یہ خواہشات کبھی
پوری نہ ہوئیں کیونکہ یہ اسکی حیثیت
سے باہر تھیں۔ ایک اور شئی یہ ہے
کہ انگریزوں کے دور حکومت میں
مسلمانوں کو صرف کلرکی کی نوکری ہی
مل سکتی ہے۔

5

جز (viii)
جواب:

سبق منظور کا خلاصہ یہ ہے کہ اختر کو ایک رات بڑی بری حالت میں ہسپتال لایا گیا۔ نرس کو لگا وہ صبح تک مر جائے گا لیکن وہ بچ گیا کیونکہ اسکا صحیح خیال رکھا گیا۔ جب صبح اٹھا تو اس کو ملاقات ایک نو دس سال کے بچے سے ہوئی جسکا بستر اسکے ساتھ تھا۔ اس بچے نے سلام کیا اور اپنا نام پتا کے نام پوچھا۔ پھر دونوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہیں۔ پھر اختر کو پتا چلا کہ منظور کا نچلا دھڑ مفلوج ہے۔ اس پر اُسے بہت صدمہ ہوا۔ اُس کو اس بات پر حیرت تھی کہ اتنی شدید بیماری میں وہ زندہ کیسے بچ گیا۔ اُس کو پتا چلا کہ ایک مرتبہ منظور کھیل کے گھر آیا اور ٹھنڈے پانی سے نہا لیا جس سے اسکا نچلا دھڑ مفلوج ہوگیا پہلے حکیموں سے علاج کرایا پھر

ٹوٹے ٹھکوں کا سہارا لیا جب اس سے فرق نہ آیا تو ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ منظور ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کا باپ درزی تھا اور ماں ہمسائی کے ہاں کپڑے سیتی تھی۔ وہ گھر نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ پھر وہاں وہ اکیلا رہتا جبکہ ہسپتال میں موجود ہر ایک شخص اسکا دوست تھا۔ پھر جس دن اختر کو ڈسچارج کیا گیا اسی صبح ساڑھے پانچ بجے منظور بھی فوت ہو گیا۔

جز (١٧)

جواب:

استدراکی جملے:

یہ مرکب جملے کی ایک قسم ہے۔ اس سے مراد وہ مرکب جملے ہیں جس میں دو جملوں کا آپس میں معاہدہ ہو۔

دوسرا جملہ کبھی پہلے جملے کی نفی کرتا، کبھی پہلے جملے کو محدود کرتا ہے اور کبھی پہلے جملے کی تصدیق کرتا ہے

حروف: لیکن، مگر، بلکہ وغیرہ۔

مثالیں:

وہ وعدہ تو کرتا ہے لیکن اُسے پورا نہیں کرتا

وہ پڑھائی کرتا ہے لیکن فیل ہوجاتا ہے

احمد صرف جھوٹا ہی نہیں بلکہ خود غرض بھی ہے۔

اس نے امتحانات میں اچھے نمبر تو لیے مگر نقل کر کے لیے ہیں۔

جز (XII) :

جواب

نظم : "بڑھے چلو"

شاعر : "اختر شیرانی"

سرکزی خیال

اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ ملکی ترقی اور دفاع کے لیئے وہ مصائب، تکالیف اور مشکلات کا سامنا دلیری سے کریں۔ وہ حوصلہ نہ ہاریں۔ وہ اپنے آپ کو ملکی ترقی و دفاع کے لیئے ہر دم تیار رکھیں۔ وہ وطن کے نام پر اپنی جان و مال قربان کردینے کے لیئے تیار ہو۔ وہ غازی بنیں یا شہید، قوم کا ہر ایک شخص انھیں اچھے الفاظ سے یاد کرے گا۔ انکی خدمات کو بھولا نہ جائے گا۔

جز (x) :

جواب:

سقراط یونان کا ایک مشہور اور نامور حکما تھا۔ وہ ایتھنس میں پیدا ہوا چونکہ وہ ایک خوش تقریر انسان تھا اسی لیے لوگ اس کی طرف مائل ہوتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حکیموں کی ایک بڑی تعداد اس کی فلسفیانہ تعلیمات سے فائدہ حاصل کرنے لگیں۔ یہ بات کچھ لوگوں کے لیے حسد کا باعث بنی۔ اُنھوں نے اس پر الزامات لگانا شروع کیے۔ ایک شاعر نے ہجو لکھی جسکا منشا یہ تھا کہ سقراط نوجوانان ایتھنس کے اخلاق خراب کر رہا ہے اور اُنھیں ماں باپ کی نافرمانی پر اکساتا ہے۔ اُسے گرفتار کر لیا گیا اور تحقیق کی گئی نتیجہ اُسکے گردن پر دلی ثابت کرنا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کو چھڑانے کی بہت کوششیں کی۔

دادو ئے جیل اُس سے بھاگ جانے پر راضی تھا مگر سقراط نے کہا میں موت سے بھاگنا نہیں چاہتا۔ تو اس نے زہر کا پیالہ پی لیا اور مرگیا۔

جز (ix)

جواب:

صنعتِ تجنیس تام:

جب کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو املا کے لحاظ سے ایک جیسے ہوں مگر دونوں کا مطلب مختلف ہو تو اسے ہم صنعتِ تجنیس تام کہتے ہیں۔

مثالیں:

جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

اس میں میں اور میں استعمال ہوا ہے۔ جو صنعتِ تجنیس تام ہے

2 اقبال تیرے دیس کا اقبال نہ رہا
ماضی تو سنہرا تھا مگر حال نہ رہا۔

اس میں اقبال اور اقبال صنعتِ تجنیس تام ہے۔

3 کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

اس میں کیا، کیا صنعتِ تجنیس تام ہے۔

جز (أ):

جواب:

حاجی اورنگ زیب خان جب کراچی سے واپس پشاور آئے تو چھ ہفتوں بعد بشارت کو خط لکھا۔ اس نے بتایا کہ میرے کراچی آنے کی وجہ یہ تھی کہ میں بیمار تھا۔ ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ مجھے جگر کا سروس ہے جو دوسرے درجے پر ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔ بس اب تم زندگی خوشی سے گزارو۔ زندگی کا لطف اٹھاؤ اور ایسے لوگوں کی صحبت میں رہو جہاں آپ خوش رہو۔ میری بیوی بختاور بہت روتی ہے لیکن میں اسے حوصلہ دیتا ہوں۔ بس آپ مجھے سب سے عزیز دوست نظر آئے تو میں آپ کے پاس چلا آیا۔

جز (xiii):

جواب:

5

رموز اوقاف:

اصطلاح میں رموز اوقاف سے مراد وہ علامت ہیں جو کسی دو لفظوں، دو فقروں یا دو جملوں کو ایک دوسرے سے الگ کریں۔

تفصیلیہ

اس کی علامت (:-) ہے۔ یہ لفظ تفصیل سے نکلا ہے۔

وہ رموز اوقاف کی قسم جو جملے میں کسی تفصیل بیان کرنے، وضاحت کرنے یا مثال بیان کرنے کے لئے استعمال ہو ہم اسے تفصیلیہ کہتے ہیں۔

مثالیں:

① لائبریری میں کتابوں کی تفصیل یہ ہے:۔ بانگ درا ، بال جبرائیل ، یادوں کی برات۔

② حروفِ اضافت مل کر جو مرکب بنائیں اسے مرکبِ اضافی کہتے ہیں مثلاً :۔ کا ، کی ، کے۔

③ ذرا میری رو داد سنو:۔ میں صبح پانچ بجے اٹھا تھا پھر چہل قدمی کے لئے چلا گیا۔ واپس آیا تو سات بج رہے تھے۔

سیکشن (ج)

سوال نمبر 3:

الف جز:

9

حوالہ متن

سبق کا نام "فاقہ میں روزہ"
مصنف کا نام: "خواجہ حسن نظامی"

سیاق و سباق:

یہ اقتباس سبق کے تقریباً آخر کے حصے سے لیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مصنف نے بتایا ہے کہ بہادر شاہ ظفر کے بھائی مرزا سلیم افتادہ سے پہلے گانے سنتے تھے۔ اس والدہ نے انھیں منع کیا اب وہ مایوس تھے پھر کسی نے صلاح دی کہ جامع مسجد چلے جائیں وہاں

اللہ والوں کا ماحول ہوتا ہے۔ اُن کے
ساتھ مرزا شہ زور، اُنکے بھائی بھی
تھے۔ پھر غدر کے بعد مسجد کا حال
تباہ ہو گیا۔ وہ انگریزوں کے ہاتھ میں
آ گئی لیکن پھر بعد میں چھڑائی
گئی۔ مرزا شہ زور اپنی والدہ بہن
اور بیوی کو لے کر جگہ جگہ ہجرت
کرتے رہے پھر آخر میں وہ مسلمان
میواتیوں کے گاؤں پہنچے گئے۔
اور وہیں رہنے لگے۔ اِس کے
بعد بتایا ہے کہ بیوی کی وفات
کے بعد وہ اپنی بہن اور والدہ
سمیت دہلی آ گئے اور پھر انکی
والدہ کی وہاں وفات ہوئی اور
بہن کی شادی کرادی۔ انگریز حکومت
نے ان کی پانچ روپے ماہوار پنشن
مقرر کردی۔

تشریح:

غدر کے بعد مرزا شہ زور جو کہ بہادر شاہ ظفر اور مرزا سلیم بہادر کے بھانجے تھے اپنی جان بچانے کے لیے دہلی سے مختلف جگہوں پر ہجرت کرتے رہے تاکہ کہیں جان بچ جائے۔ ان کے ساتھ انکی والدہ، چھوٹی کم سن بہن اور بیوی تھیں۔ انکو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مسلمان میواتیوں نے انھیں رہائش دی۔ ان کے گھر کی عورتیں گاؤں والوں کے کپڑے سیتی تھیں جبکہ مرزا شہ زور انکے کھیتوں کی دیکھوالی کیا کرتے تھے پھر انکو اتنا اناج دے دیتے کہ سال بھر کے لیے کافی ہوتا اور ان کا گزارا ہو جاتا۔ ایک مرتبہ تیز بارش ہوئی اور جنگل کے نالے کا پانی چڑھ آیا جس کی وجہ سے انکے بستر اور کپڑے گیلے ہو گئے اور غلہ بھی گیلا ہو کر خراب ہو گیا پھر گاؤں والوں نے مدد کی۔ اگلی بار جب

پھر ایسا ہوا تو انکی بیوی بری طرح بیمار ہوئی۔ گاؤں والے تو ایسے ہی ٹھیک ہو جاتے مگر چونکہ وہ قلعہ کی نعمتوں میں پلی تھیں تو انکا ٹھیک ہونا ممکن تھا یہ سب رات کو ہوا ویسے جو کچھ غدر میں ہوا تھا وہ سب ان کی ہلاکت کو کافی تھا مگر یہ بہت زور دار جھٹکا تھا۔ رات کو ہر ایک چیز تیز بارش سے گیلی تھی۔ آگ بھی نہ لگا سکتے تھے۔ بیوی ساری رات کانپ کانپ کر صبح دم توڑ گئی۔ گاؤں والوں کو پتا چلا تو انھوں نے کفن کا بندوبست کیا اور دوپہر تک اس کی بیوی کو برائے قبرستان میں دفن کر دیا۔ پھر مرزا نوشہ زور انکی بہن اور والدہ کے ساتھ دہلی آگئے، بہن کی شادی کرا دی والدہ فوت ہوگئیں اور انگریز حکومت نے مرزا صاحب کی پانچ روپے ماہوار پنشن مقرر کر دی۔

سوال نمبر ۶

جز (ب)

پہلا شعر: جس دھج سے جو کوئی ...... کوئی بات نہیں ......

حوالہ متن

شاعری کی قسم: "غزل"

شاعر کا نام: "فیض احمد فیض"

مفہوم:

جس شان و شوکت سے کوئی شخص قتل گاہ کی طرف جاتا ہے تو وہ ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ زندگی تو ایک فانی چیز ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے ایک بہترین اخلاقی خصوصیت کا ذکر کیا ہے۔ فیض احمد فیض راولپنڈی

8

سازش کیس میں گرفتار ہوئے۔ وہ حکومت سے معافی مانگنے کو تیار نہ تھے اور بڑے دلیر تھے ایک مدت تک اس کیس کو لڑتے رہے۔ شاعر کہتے ہیں انسان کو ہمیشہ دلیری اور بہادری کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیئے۔ کبھی بھی ظالم بادشاہ کے سامنے جھکنا نہیں چاہیئے۔ اسکا سامنا کرنا چاہیئے اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر سامنے موت بھی ہو تو ڈرنا نہیں چاہیئے بلکہ دلیری سے سامنا کرنا چاہیئے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھی جائے گی کہ کیسے ایک شخص نے دلیری سے مشکل حالات کا مقابلہ کیا اس میں جان بھی چلی جائے تو پروا نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ امام حسینؓ اور ٹیپو سلطان نے کیا۔

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا
(احمد ندیم قاسمی)

دوسرا شعر: گر بازی عشق
بازی مات نہیں

حوالہ متن

شاعری کی قسم: نظم
شاعر کا نام: فیض احمد فیض

مفہوم: عشق کی بازی میں اپنا
پورا زور لگاؤ۔ اگر کامیاب ہوئے
تو محبوب مل جائے گا۔ اگر ناکام
ہوئے تو عشق کا لطف آ جائے گا۔

تشریح: لوگ جب جوا کھیلتے ہیں
تو وہ ڈرتے ہیں کہ اگر بازی میں
بہت مال لگایا تو سارا سرمایہ
کسی اور کی ~~ملکیت~~ بن جائے گا
لیکن عشق کی بازی ایسی نہیں
ہے اس میں ~~جیتنا~~ جتنی بڑی
بازی ہوگی اتنا مزہ آئے گا

شاعر کہتا ہے کہ محبوب کے لیے اپنی
جان ومال سے گزر جاؤ۔ ایسا
تبھی کرو جب تم محبوب
کو چاہتے ہیں۔ اگر تم اس میں
کامیاب ہو گئے تو محبوب
مل جائے گا زندگی اچھی گزرے
گی محبوب کے ساتھ خوش رہیں گے
زندگی کے باقی ایام بھی خوشی سے
اچھے گزریں گے۔ اگر ہار گئے
تو بھی عشق کا مزہ آئے گا۔ دل
میں یہ بات ہوگی کہ کم از کم
کوشش تو پوری کی تھی۔

انکار کی سی لذت اقرار میں کہاں
بڑھاتا ہو شوق سالک انکی نہیں نہیں میں

(بقول شاعر)

سوال نمبر: ۶

8

جز (ج)

مضمون: پاکستان اور اسلامی اتحاد

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جو کہ دنیا کا پہلا ملک ہے جو مذہب کی بنیاد پر بنا ہے۔ پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا۔ ہندوؤں نے اس کی بہت مخالفت کی مگر قائد اعظم کی نمایاں قیادت میں ہندوستان کے مسلمانوں نے سخت جدوجہد کر کے اس کو حاصل کیا۔ جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے تب سے اس کی خارجہ پالیسی میں اسلامی اتحاد پر خوب زور دیا گیا ہے۔ پاکستان چاہتا ہے کہ تمام مسلمان ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے اور سارے مسلمان ملک متحد رہیں۔

یہی اہم نکتہ اس کے آئین میں
بھی شامل ہے کہ پاکستان بھرپور
کوشش کرے گا کہ اس کے پڑوسی
ممالک کے ساتھ مسلمان ممالک
کے ساتھ بھی اچھے تعلقات ہوں

پاکستان پہلا ایٹمی مسلمان ملک ہے
اس وجہ سے اس کی اہمیت
زیادہ ہے۔ یہ اسلامی دنیا کے
بالکل بیچ میں تھے۔ تو اس کا کردار
مسلم دنیا میں بہت اہم ہے۔

پاکستان کے کچھ ممالک کے ساتھ بہت
اچھے تعلقات ہیں جیسے
سعودی عرب، ایران، افغانستان
ترکی وغیرہ۔

جب پاکستان آزاد ہوا ہو
سب سے پہلے اسے ایران
نے تسلیم کیا۔ جنگوں میں
اس کی انڈیا کے خلاف

پھر دوبارہ مدد بھی کی جب پاکستان
میں نہ لڑنے آئے اور نہ ہی
بڑھ گئی تو ایران نے مدد کی
پاکستان نے جب ایران اور
سعودی عرب کے بیچ میاں تعلقات
جب خراب ہوئے تو [illegible] اس
نے ان کو بہتر بنانے میں بھرپور
کوشش کی۔

جب بھی کسی مسلم ممالک پر غیر
اسلامی طاقت نے حملہ کیا ہے
تو پاکستان نے ان معصوم مسلمانوں
کے دفاع کے لیے اپنی فوج بھیجی
ہے

جب ایران اور آرمینیا کے
تعلقات خراب ہوئے تو
تعلقات بہتر کرنے میں
پاکستان نے اہم کردار
ادا کیا

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. D112

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

پاکستان اسلامی (OIC) او۔آئی۔سی کا ایک سرگرم رہنما رہا ہے۔ اس میں او آئی سی کا ۱۹۷۴ء کا اجلاس بھی ہوا۔

جب افغانستان پر روس نے حملہ کیا تو ان کے دفاع میں بہت ہی متحرک کردار ادا کیا۔

ابھی جب اسرائیل نے فلسطین پر حملہ کیا ہے تو پاکستان نے اس کے خلاف بھرپور کاروائی کردیا ہے۔

پاکستان نے مسلم ممالک کو بچانے میں بھی بہترین کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان دنیا کے ایک کامیاب ممالک
میں سے ایک ہے

پاکستان کا مطلب ~~[illegible]~~ لا الہ الا اللہ
ہے

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. D112

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) امیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA